نور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۱ مئی سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۱۸

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں*

تواریخ

- تواریخ کلیسیار — ۸ر
- تواریخ مذہب — ۸ر
- تواریخ روم — ۸ر
- تواریخ مصر — ۸ر
- تواریخ یونان — ۸ر
- مرقع روس — ۶ر
- قدیم مسیحیوں کے حالات — ۲ر
- حیاتِ پولوس — ۴ر
- حیاتِ داؤد — ۸ر
- جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو — ۳ر

مفید حکایتیں

- رامپال سنگھ رومن اُردو — ۸ر

- تلاشِ حق اُردو۔ رومن اُردو — ۳ر و ۶ر
- دولتِ لازوال اُردو — ۳ر ۵ر ۸ر
- دولتِ لازوال رومن اُردو — ۸ر
- عزّتِ بیمثال اُرد — ۳ر ۵ر ۶ر
- " رومن اُردو — ۸ر
- حالاتِ جاپان — ۲ر و ۸ر
- شریف بیبیاں — ۳ر و ۶ر
- چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۶ر گورمکھی — ۲ر
- سیرِ ہند — صر
- وکیل کی سرگذشت رومن — ۶ر
- سورج پرکاش — ۴ر و ۶ر مجلد ۱ر

ہندو مذہب کے متعلق

- ستیارتھ پرکاش درپن اُردو — ۸ر
- سمپردائے — ۶ر و ۱۰ر

- ویدوں کی تعلیم — ۱۰ر
- وشنو کے دس اوتار — ۲ر
- ویدک تصنیفات — ۱ر
- ویدونکی قربانیاں اور چڑھاوے — ۲ پائی
- ویدون کی دیوتا پرستی — ""
- ویدونکی ازلیت — ۲ پائی
- پرستش حیوانات — ۳ پائی
- تیرتھ — ۲ پائی
- اہلِ ہنود کے تیوہار — "

دین اسلام کے متعلق

- اسلام میں مسیح اُردو — ۱ر
- خدائے اسلام — ۲ر
- ینابع القران — ۳ر
- الکفارہ — ر

بائبل یا قرآن ۱۰ر
مسیح ابن اللہ ۲ر
میزان الحق ۴ہر
طریق الحیات ۲ر
کشف القرآن ۶ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸
تحقیق الایمان ۴ہ
تواریخ محمدی ۴ہر
تعلیم محمدی ۴ہ
دین اسلام اور اُسکی تردید از روے اسلام ۲ہر
دعوت اسلام ۶پائی
گنجینۂ اسلام رومن ۸ر
بیگناہ نبی ۳پائی
فارقلیط ״
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ״
حضرت محمد ״
انجیل شریف کی صحت و درستی ״
اسمار الٰہی ״
خدا کے دس حکم ״
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ״
مسیح یا محمد ״
نماز ״
سچا اسلام ״
قرآن ״
یسوع مسیح ״
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا ״
سورہ فاتحہ ״
ہمارا شافع کون ہے ״

ثمار شیریں ۵ر و ۱۲
خدا ہمارا باپ ۳پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی ״
انصاف کا دن ״
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اوّل ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۵ر
اصلاح زراعت ار
اصلاح اخلاق ۴ہر
ہند کی افلاس کا انسداد ار
شادی کی بابت خیالات ار
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۶پائی ار
اُردو کی پہلی کتاب ار
اُردو کی دوسری کتاب ۲ و ۳ر
اُردو کی تیسری کتاب ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ہر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ار
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورکھی ۳ر
گورکھی قاعدہ ۳پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۶پائی
״ پنجابی اُردو حروف ״
״ رومن اردو ״
״ گورکھی ״

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر ار
״ مرقس کی انجیل پر گورکھی ار
״ لوقا کی انجیل پر ار
״ یوحنا کی انجیل پر ار

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا ۱۲ر
حل مشکلات حصہ اوّل ۶ر
تحقیق بائبل ۴ہر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائبل ۱۲ر
حیات مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ۸ر
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۸ر
راہِ زندگی ۱۲ر
موازنۂ مذاہب رومن ۸ر
مسیح کی تعلیم ۴ہر ۸ر ۱۲ر
القاب مسیح ۴ہر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ہر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ہر

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو ۱۲
مارکوپولو کا سفرنامہ ۱
ابن حور اُردو ہ ر طلائی شمعدان ۴ہر
روح سے معمور زندگی ۴ہر
طریق دعا ۴ہر
شعاع نُور حصہ اوّل و دویم ۵ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - یکم مئی ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

فرانسیسی انتخاب میں ۲۵۵ دوسرے ترعے ہونگے - جہاں تک ان کا نتیجہ نظر آتا ہے یہی معلوم ہے کہ تین سال کی فوجی خدمات - تناسبی وکلا اور انکم ٹیکس کے حق میں حکم ہوگا -

لنڈن کا ہاسٹہ ہوٹل فیلکسو آگ سے جلکر برباد ہوگیا - یقین کیا جاتا ہے کہ یہ کام حقوق طلب مستورات کا ہے -

یونانی فوج نے اپیرس کو بالکل خالی کردیا ہے پولیٹیکل حالت کی وجہ سے بجٹ ۴ مئی تک ملتوی کردیا گیا ہے -

مسٹر ایس - این گوڈو کی بجائے مسٹر ایس دی ساوڈے کلکتہ کارپوریشن کے ڈپٹی چیرمین مقرر ہوگئے ہیں -

دی آنریبل مسٹر رسل پی - ڈبلیو ڈی - گورنمنٹ کے سکرٹری ماہ جولائی میں تین ماہ کی رخصت پر جانے والے ہیں -

ریلوے بورڈ کے نئے مقررشدہ ممبر مسٹر اے آر اینڈرسن صاحب ۳۰ مئی کو شملہ پہونچ جائیں گے -

امسال کی گرمی ہز ہائنس مہاراجہ رانا آف دھولپور - مہارانی صاحبہ اور ایک قلیل ساعملہ جگرو واقعہ شملہ میں ہز ہائنس کے گھر میں رہینگے -

توقع ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی شکایتوں کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ ۲ مئی سنیچر کے روز گزٹ آف انڈیا میں شائع ہوجائیگی -

گورنمنٹ ہند نے امسال سٹیٹ سکالرشپ - (سرکاری وظیفہ) انگلستان جانے کے لئے مدراس کی ایمی واٹس بی اے کو عطا فرمایا ہے -

حبیب آباد میں ۱۱۵ - جھانسی اور کوہاٹ میں ۱۱۳ - اور اکولا - کھانڈوا - حیدرآباد - سندھ اور بیکانیر میں ۱۱۲ درجہ کی حرارت ہے -

فیصلہ کیا گیا ہے کہ ویسرائے صاحب بہادر کی جنم دن کی یادگاری بذریعہ بگل کے ایک میلے کے ۲۲ جون کی بجائے ۱۸ مئی کو منائی جائیگی -

کلو نامے جس شخص کو امرتسر میں گذشتہ سنیچر کی شام کو سبب سے ضرر پہونچا تھا - وہ اجراے خون کے سبب سے گذشتہ اتوار کو فوت ہوگیا -

گذشتہ منگل کی رات کو لفٹنٹ گورنر اور لیڈی اوڈوائر نے گورنمنٹ ہوس کے میدانوں میں ایک پُرمسرت شام کی ضیافت کی - میدانوں بڑی خوش منظر دیپ مالا تھی - اور انگریزی باجا شیریں آواز سے بج رہا تھا -

ہفتہ مختتمہ ۱۱ اپریل میں دہلی کی میونسپلٹی میں (۸۳ لڑکے اور ۷۸ لڑکیاں) ۱۶۱ کی پیدائش ہوئی اور ۱۴۶ (۸۸ لڑکے و ۷۰ لڑکیاں) اموات درج رجسٹر ہوئیں -

کراچی کا ایک پوسٹ مین ایسے خطوط کی چوری میں حال میں گرفتار ہوا ہے جن میں کرنسی نوٹ تھے - تحقیقات ہورہی ہے -

پریذیڈنٹ یوآن شی کائی نے فار ایسٹرن امریکن ایسوسی ایشن کے فنڈ میں ۳۰۰۰ ڈالر چندہ دیا ہے -

۱۳ تا ۱۵ اپریل کو انجمن ترقی تعلیم کا چوتھا سالانہ جلسہ امرتسر میں بصدارت مولانا حاجی قاری شاہ سلیمان پھلواری والے ہوا -

---

تار برقی

۲۵- اپریل واشنگٹن۔ صوبجات متحدہ امریکہ اور میکسیکو کے درمیان جو تعلقات ہیں۔ اُن کی غیر معین حالت کی بابت سفیر لوگ بد امنی کے آثار ظاہر کر رہے ہیں توقع کیجاتی ہے کہ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی توجہ بہت جلد اسباب کے بتانے کی طرف دلائی جائے گی کہ کیا جنگ جاری ہے یا نہیں میکسیکو کے سرحدی باشندے سمجھ رہے ہیں کہ اہل میکسیکو یورش کرنے والی ہے۔ ٹکساس کے گورنر کی اپیل کے جواب میں جنگی سکرٹری نے سرحد پر ایک باقاعدہ نائیڈ رجمنٹ بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ مسٹر برائن نے برطانوی سفیر سر سیسل سپرنگ رائیس کو اوریزاہ کی برطانوی رعیت کی گرفتاری کی خبر دے دی ہے۔ یہ اُن ۲۰ پردیسیوں میں سے ایک ہے جو گرفتار ہو چکے ہیں باقی کے انیس امریکن ہیں۔ مسٹر برائن کہتا ہے کہ قیدی قتل نہیں کئے گئے۔ برازیلی قنصل سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ ان کو رہا کر دیا جاوے۔

بعد کی خبر ہے کہ امیر البحر فلیچر تخمینہ لگاتا ہے کہ ویرا کروز پر ۲۰۰ میکسیکوی قتل ۱۹۵ مجروح ہوگئے ہیں۔ البوقرق کی ایک خبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ افسران ریلوے کو ایک خبر ملی ہے۔ کہ جنرل ویلا نے جنرل کرنزا کو گرفتار کر کے جیلخانہ میں قید کر رکھا ہے۔

۲۵- اپریل البوقرق۔ کرنزا کے قید ہونے کی خبر غلط ہے۔

۲۵- اپریل نیامہ۔ مقام جنگ کے گرداگرد۔ ایک خندق یا نہر کھودی گئی ہے۔ اور اٹلانٹک اور پیسیفک کے انجام پر موجود بیڑوں کے درمیان ساحلی توپخانہ جابجا لگائے جا رہے ہیں۔ برانزدیل سے جو پلٹن رسالہ اور توپ خانہ آیا ہوا ہے۔ اُن کو حکم ہوا ہے کہ سرحد کی حفاظت کریں۔

۲۵- اپریل برانزدیل۔ باغیوں کے صدر مقامات میں اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ پانچ یوم کی جنگ کے بعد مونٹیرے کو سر کر لیا گیا ہے۔

۲۵- اپریل لنڈن۔ امریکن رپورٹوں سے واضح ہوتا ہے کہ میکسیکو شہر کی امریکن عمارتیں بند ہیں کیونکہ عوام لوگ اُن کو قتل کر ڈالنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں میکسیکوی ریاست ہائے متحدہ نے دریا کے پار سے لاریڈو اور ٹیکساس پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ جہاں اُنہوں نے نیو ولاریڈو کو ڈائنامیٹ سے اُڑا دیا اور آگ لگا دی ہے۔

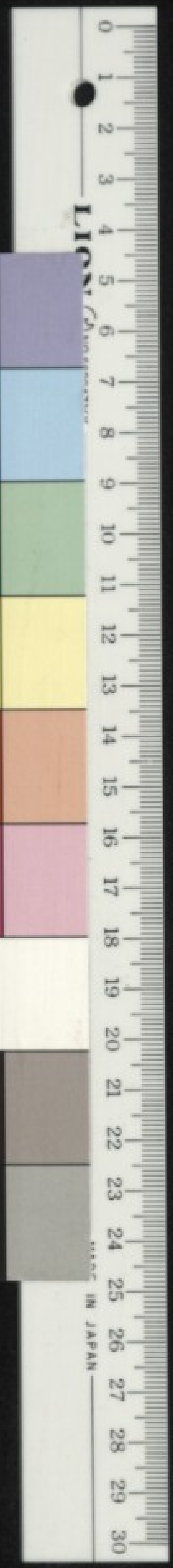
اس بربادی میں امریکن قنصل کا مکان ٹاؤن ہال۔ ڈاکخانہ تھیٹر اور چنگی خانہ بھی شامل ہیں۔ امریکہ کی طرف سے فوج نے متحدین پر گولہ باری شروع کر دی۔ مگر پل کو برباد کر دینے میں وہ ناکامیاب رہے۔ امیر البحر فلیچر رپورٹ دیتا ہے کہ ویرا کروز پر ۱۷ قتل اور ۷۰ زخمی ہوئے۔

۲۵ اپریل نیو ولاریڈو۔ شہر برباد ہے۔ امریکن تیز نشانہ بازوں کے سامنے بہت سے میکسیکوی بیکار ہو گئے۔ اور بہت سے قتل ہوگئے۔ اُنہوں نے ریلوے کو ڈائنامیٹ سے اُڑا دیا

۲۵- اپریل ویرا کروز۔ سات امریکن اور ایک باشندہ لنڈن مسٹر ہائیڈ بمقام ٹائسر بنگو میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ یہ کہا گیا ہے کہ متحدین غالباً چار امریکنوں کو قتل کرنے والے ہیں۔ ایک مقامی اخبار بتاتا ہے کہ میکسیکو شہر میں رعیت نے چار امریکن قتل کر ڈالے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان مقتولین میں سے تین ٹریم گاڑیوں میں سے گرفتار کئے گئے تھے۔ چوتھے کی بابت کہا جاتا ہے۔ کہ وہ وائی ایم سی اے کی عمارت میں قتل کیا گیا ہے۔

۲۶- اپریل پیکن۔ بشنسی کا گورنر رپورٹ دیتا ہے کہ ڈاکو پنچو میں بری طرح پسپا کر دیئے گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ دو گروہ میں منقسم تھے۔ اُن میں سے ایک تو کینچو کے شمال میں تھا اور دوسرا وائیہو کے جنوب میں۔ فوجیں اور پہاڑی توپیں سیانفو میں ابھی ہمسا آ رہی ہیں۔ وہاں پر دو ہوائی جہازوں کے سبب سے بڑی کھلبلی مچی ہوئی ہے۔

۲۸ اپریل۔ ہانگ کانگ۔ بحری قزاقوں نے برطانوی سٹیمر تیوں آف کیان پر قبضہ کر کے لوٹ لیا۔ اور اس کو جلا ڈالا۔ مگر ہانگ کانگ کو آتے ہوئے سٹیمر ول نے ۵۸ اسافروں کو بچا لیا۔ ۱۸۰ نہیں ملتے۔ کپتان اور چیف انجنیر بھی چھڑا لئے گئے۔



ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح کا علاقہ خدا اور خلقت کے ساتھ

جب ہم اس بات پر غور اور خوض کرتے ہیں کہ خداوند مسیح کا علاقہ اس خلقت کے ساتھ ایک طرف اور خدا کے ساتھ دوسری طرف کیا ہے؟ اور اس سوال کو مدنظر رکھتے ہوئے کلام میں اس کی تفتیش کرتے ہیں تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ مسیح خدا اور خلقت کے درمیان ایک خاص مرکز ہے جس میں اور جس کے ذریعے خدا اور خلقت کا ظہور اور انکشاف ہر دو ہوتا ہے۔ عبرانیوں کے خط کے پہلے باب کی ابتدائی آیات میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ مسیح خدا کا بیٹا اور تمام چیزوں کا مالک ہے۔ خدا کے جلال کی رونق ہے جس میں ذات الٰہی کا ابدی اور ازلی نور اور درخشندگی کا ظہور ہے۔ خدا کی ذات اور صفات کی دینی چھاپ یا نقش ہے۔ اُسی کے ذریعہ سے خدا نے عالم بنائے اور اُسی کے قدرتِ کلام سے عالم سنبھالے اور قایم رکھے جاتے ہیں۔ اور پولس رسول کلسی ۱: ۱۵-۱۷ تک میں انہیں دو علاقوں کا ذکر ان دو فقرات میں کرتا ہے کہ وہ "اندیکھے خدا کی صورت" اور "خلقت کا مبدا" ہے۔ اس مقابلہ سے روشن ہے کہ خداوند مسیح آنِ واحد میں خدا اور اُس کی مخلوقات یا بہ الفاظ دیگر خالق اور مخلوق ہر دو سے متحد ہے یعنی اُس میں "اندیکھے خدا کی صورت" یعنی خدا کے ذاتی کمالات علانیہ سامنے ظاہر کر دیئے گئے ہیں اور اُس میں "ساری خلقت کا سچا پہلوٹا یا مبدا" یعنی خلقت کے تمام کمالات جو ذہن میں آ سکتے ہیں۔ اور جو نہیں بھی آ سکتے ہیں۔ وہ سب خدا کے سامنے موجود ہیں یعنی مسیح میں خدا کے کمالات عالم کے سامنے اور عالم کے کمالات خدا کے سامنے ظاہر اور واضح ہیں۔ اُسی کے ذریعہ سے خدا اپنے کمالات کو اور ساتھ ہی عالم کے کمالات کو دیکھتا ہے اور ایسا خدا کے کمالات اور عالم کے کمالات کا مجموعہ مسیح میں انسان کو نظر آنا چاہئے ویسا ہی جیسا کہ خدا کو دکھائی دیتے ہیں اور جیسا کہ ناقص طور پر اس دنیا میں مسیحی کو بھی نظر آتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت ہمارا علم ناقص ہے۔ اور ہماری نبوت ناتمام لیکن جب کامل آئیگا تو ناقص جاتا رہیگا۔۔۔۔۔ اب ہم کو آئینہ میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہے۔ مگر اُس وقت روبرو دیکھینگے۔ اس وقت میرا علم ناقص ہے۔ مگر اُس وقت ایسے طور پر پہچانونگا جیسے میں پہچانا گیا ہوں"۔ (۱ کرنتھی ۱۳: ۹ سے ۱۲) اور اُس وقت "مسیح سب کچھ اور سب میں ہوگا" (کلسی ۳: ۱۱) یہ تعلق جو مسیح خدا کے ساتھ اور خلقت کے ساتھ رکھتا ہے واقعی نہایت عمیق اور عجیب ہے لیکن ساتھ ہی نہایت حقیقی اور دلچسپ اور پر اُمید ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رسولوں نے جو یہ علاقہ مسیح کا خلقت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ وہ اغلباً اُس تعلق سے اُن کو معلوم ہوا ہے۔ جو خود اُن کے اور مسیح کے درمیان اُن کو محسوس ہوتا تھا جس میں اُن کو یقین تھا کہ مسیح اور بنی نوع انسان کے درمیان جو سب سے اعلیٰ تعلق ہے۔ وہ اس میں تکمیل پاتا ہے۔ کیونکہ مسیح اور بنی نوع انسان کے درمیانی علاقہ سے عبور کر کے مسیح اور خلقت کے درمیانی تعلق تک آ جانا اُن کے لئے کوئی دشوار معاملہ نہ تھا۔ یہ سارا تصور محض فوق الطبعی ہی نہ تھا۔ بلکہ اس کی اصل اخلاقی اور روحانی اعلےٰ تصور تھا۔ اس تصور تک کسی فوری عمل کے قاعدے سے نہیں۔ بلکہ ایک باترتیب روحانی خیال کے تدریجی انکشاف سے اُن کی رسائی ہوئی تھی۔ اور جو روح القدس کے زیر ہدایت اور زیر حکومت اُن کے اندر پیدا ہوا تھا۔ سب سے پہلے اُن کا خیال اس تعلق کی طرف گیا جو مسیح اور خود اُن کے درمیان تھا اور وہاں سے رفتہ رفتہ اس حقیقت کو متواتر یاد رکھتے ہوئے کہ مسیح خدائے مجسم ہے اُن کا خیال اس تعلق تک پہونچ گیا جو مسیح اور بنی نوع انسان اور پھر کل عالم کے درمیان ہے اور انہوں نے اس عملی تصور کو آیندہ نسلوں کے لئے انجیل میں قلمبند کر دیا۔ اپنے حقیقی اور عمیق معنی میں مسیح در اصل "خلقت کا مبدا" ہے۔ ہر قسم اور درجہ کی مخلوق ہستیاں حتیٰ کہ الٰہی قدرت کے تمام مادی کام اور صنعتیں اپنی اصلی اور حقیقی ہیئت میں مسیح کے ساتھ کم و بیش دور اور نزدیکی تعلق رکھتی ہیں۔

مسیح کی موت کا مدعا کیا تھا؟ یہ سوال نہایت ہی ضروری اور بنیادی ہے کہ ہمارے خداوند نے مجسم ہو کر کیوں ایسی ذلیل اور دکھ سے بھری ہوئی موت سہی؟ انجیل کے پڑھنے سے اس لاثانی شخص کی اس قسم کی موت کا راز بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ پولس رسول رومہ کی کلیسیا کو لکھتے ہوئے کہتا ہے "کہ کیونکہ جب ہم کمزور ہی تھے تو مسیح عین وقت پر ناراستوں کے لئے موا" (رومی ۵: ۶) یہ سب سے پہلا موقعہ ہے کہ جس میں انسان کی اخلاقی کمزوری کا ذکر اس خط میں ہوا ہے۔ لیکن اگر پولس رسول کا یہی اعتقاد ہوتا کہ مسیح میں خدا کا ظہور صرف اسی لئے ہوا کہ ہم

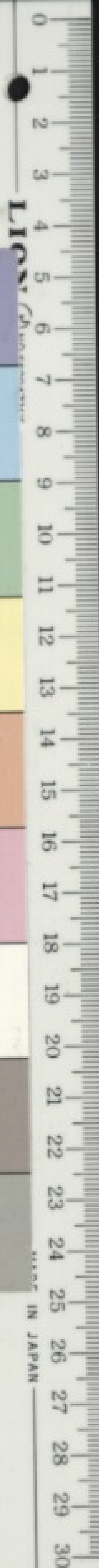
سے ہماری اخلاقی اور روحانی کمزوری دور ہو اور اس میں نئی زندگی اور طاقت آجائے اور ہم کو پاکیزگی میں از سر نو بحال کر کے گناہ کی سزا سے چھڑا دے تو اس کے کل استدلال کا خاص اور کل مضمون پر حاوی مدعا یہی ہوتا۔ مگر اس کے برعکس اس کا منشا یہ نظر آتا ہے کہ یہ بتایا ہے کہ گناہ کے سبب سے آدمی خدا کے غضب کے تحت میں ہے۔ اور گناہ کے ذریعہ سے الٰہی راستبازی سے انسان کی مخالفت اور عناد پیدا ہو گئی ہے۔ اور پھر یہ بتاتا ہے کہ مسیح کی موت کا مدعا انسان کے گناہوں کے لئے کفارہ دینا اور ساتھ ہی اس کے راستبازی کا اظہار ہے اسی لئے وہ انسان کے جرم پر زور دیتا ہے اور انسانی کمزوری سے چشم پوشی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور جب کہ وہ مسیح کی موت سے الٰہی محبت کا استدلال کرتا ہے تو ساتھ ہی اس کے وہ بنی آدم کی اخلاقی حالت کو بھی ایک نئے پہلو میں پیش کرتا ہے۔ جبکہ ہم کمزور ہی تھے۔ تو مسیح موا یعنی اگرچہ ہم خدا کو غصہ دلاتے ہیں۔ تو بھی ہماری یہ اخلاقی اور روحانی کمزوری خدا کی رحمت اور محبت سے اپیل کرتی ہے۔ لیکن ہمارے مجرم ہونے کے خیال سے عبور کرنا اور اس خیال پر سوال کا آنا کہ ہم کمزور ہیں صرف ایک لمحہ بھر کے لئے تھا۔ کیونکہ مسیح کی وفات کا اصل مدعا یہ نہ تھا کہ ہم کمزور ہیں اس لئے ہم کو اس کی وفات سے طاقت ملے۔ اگرچہ یہ بھی مقصود ہے۔ بلکہ اس واسطے کہ ہم خدا کے سامنے مجرم ہیں اور مسیح کی موت سے ہمارا جرم دور کیا جاوے۔ اسی لئے اس کمزوری کا ذکر کر کے فوراً ہی اس اصل بات پر آتا ہے۔ کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا باوجود دشمن ہونے کے خدا نے اس کے بیٹے کی موت کے وسیلہ سے ہمارا میل ہو گیا"۔ جب الٰہی محبت کا ذکر کیا گیا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہم کمزور اور محتاج امداد ہیں لیکن جونہی کہ وہ مسیح کی وفات کی بابت کلام کرتا ہے تو اس کا رجوع ہمارے جرم کے تصور کی جانب ہو جاتا ہے۔ اور اس تصور کے آتے ہی ہماری کمزوری اور محتاج امداد کا تصور جاتا رہتا ہے۔ وفات کا اصل مدعا ہمارے گناہوں کا کفارہ دینا اور ہم کو جرم کی حالت سے اور خدا کے غضب کے نیچے سے نکال کر راستبازی کی حالت پر اور خدا کی رحمت تک پہنچا دینا تھا۔ مسیح کی صلیبی موت سے گنہگار کی حالت بالکل تبدیل ہو جاتی ہے جس سے گنہگار کو امید اور خوشی اور اطمینان ہو جاتا ہے۔ یہی وہ نجات ہے جو مسیح کی موت سے مسیحی کو اس دنیا میں ملجاتی ہے

کلیسیائی اتحاد پر تقریر

ہمعصر کرسچین پیٹریٹ مدراس رقمطراز ہے کہ کیکویو کے واقعہ کا اثر مسیحی لوگوں پر بہت ہی مفید پڑا ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ ویلز میں سینٹ جیمس کے ریکٹر پادری جے ڈی جونس نے انگلیکن اور غیر مستقیم شدہ مسیحیوں کی ایک میٹنگ میں بحیثیت پریذیڈنٹ مسیحی اتحاد کے مضمون پر ایک بڑی مبسوط تقریر کی جس میں سے ذیل کا حصہ یہاں اختصاراً قابل ذکر ہے۔

لوگ ہمارے تفرقات سے مسیحی مذہب کی جانب کھینچے نہیں جاتے۔ سخت اور درشت مباحثوں سے لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اور مسیحیت کی رخنہ انداز حالت سے کام پر رعشہ پڑ جاتا ہے۔ مشن فیلڈ میں ہمارے بہادر مبشروں کی راہ میں مسیحیت کی مذکورہ بالا حالت ٹھوکر کھلانے والا پتھر ہے۔ مگر ملکر کام کرنے کے میدان کو عجلت کیساتھ وسیع نہ کرنا چاہئے۔ ملکر کام کرنے کی خواہش کیساتھ حقیقی اختلافات کا پاکیزہ علم بھی ہونا چاہئے۔ اس معاملہ پر بڑی کھلی اور آزادانہ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں جن کی بیخ پر تعصب کا دھبہ لگا ہوا ہے۔ اور بے اعتنائی کو وسیع الخیال ہمدردی کا رتبہ ملا ہوا ہے۔ خالی مبارکبادیوں اور بے سرو سامان چہ میگوئیوں کی بجائے سخت مطالعہ اور سنجیدہ دعا ہونی چاہئے۔ لگاتار دعا سے یہ امر ناممکن ہو جائیگا۔ کہ کلیسیائی لوگ ان لوگوں کو برا کہیں یا ان پر علانیہ تمسخر اڑائیں جو اس سے دیدہ و دانستہ اختلاف رکھتے ہیں۔ باصبر تحقیقات سے زیادہ وسیع طور پر ملکر کام کرنے کی نوبت پہونچ جائے گی۔ مگر سخت کلامی ہم کو ایک دوسرے سے اور زیادہ علیحدہ کر دے گی۔ بائبل سوسائٹی سے ہم کو عام بنیاد دستیاب ہوتی ہے۔ اور انگلیکن اور فری چرچ مین ملکر اس بنیاد پر کام کرتے ہیں اور اس قسم کا مسیحی اتحاد کا کلیسیا نہیں پیدا ہو جانا ممکن ہے۔ خواہ وہ اتحاد انگلیکن ہو خواہ اور کسی قسم کا اور یہ کا بیان ایک انگلیکن ریکٹر کی زبان سے نکلا ہوا نہایت ہی غور طلب اور انگلستان اور غیر ممالک کی مشن فیلڈ میں مسیحی یگانگت کو بڑھاتا ہے۔

خدیو مصر کے ڈاکخانہ کی کمپنی کا بحری سپرنٹنڈنٹ کپتان فوسٹ اپنے ہی گھر میں قتل ہو گیا۔ وجہ نامعلوم ہے۔



پرہیزگاری کا بڑا بھاری حامیِ باعمل

یوں تو پرہیزگاری کے سلسلے میں بے شک بہت سے ایسے لوگ موجود ہونگے جنہوں نے اس سوسائٹی میں داخل ہونے کے وقت سے لیکر تا دمِ مرگ اپنے اقرار کو بخوبی انجام تک پہونچایا ہوگا اور ہر آزمائش میں جو اس پہلو سے اُن کے سامنے آئی پورے اُترے ہونگے لیکن مسٹر برائن کے سامنے جو انجمن پرہیزگاری کے بڑے بھاری لیڈر اور حامیِ باعمل ہیں ۱۹۰۵ء میں ایک بڑی آزمائش کا سامنا ہونے اور اُڑے وقت میں فتح حاصل کرنے کا موقعہ پیش آیا تھا وہ نہایت قابلِ تعریف و تقلید ہے۔ اُس سے اُن کی ثابت قدمی اور جرات اور دانائی اور اعلیٰ درجہ کی پرہیزگاری پر مہر لگ جاتی ہے۔ ۱۹۰۵ء میں مسٹر برائن نے دنیا کے گرد سفر کرنے کا ارادہ کرکے یہ سفر شروع کردیا۔ اس سفر میں اُن کو کچھ عرصہ تک جاپان میں بھی قیام کرنے کا موقعہ ملا۔ جب تک وہ وہاں رہا اُس کی خوب آؤ بھگت ہوتی رہی اور ایک ضیافت میں امیر البحر ٹوگو نے اُس کو دعوت دی کہ شامپین کا میرا جامِ صحت پیجئے۔ یہ بڑا ہی نازک وقت مسٹر برائن کے لئے تھا۔ اگر شامپین کا جام پیتا ہے تو اس کا اقرارِ پرہیزگاری فسخ ہوتا ہے۔ اور اگر پینے سے انکار کرے تو بھی نہایت خطرہ کا مقام ہے۔ مگر اس تیز فہم امریکن فصیح نے اس وقت بڑی ہی دانائی اور سنجیدگی سے کام لیا۔ اُس نے اپنے پانی کا گلاس اُٹھایا نہ کہ شراب کا اور اس کو اپنے لبوں سے لگا کر بڑی نفاست سے اختصاراً ملائم سرزنش اور خوش اسلوب اور بابرکت مبارکباد دی اور یوں گویا ہوا "اے امیر البحر! تمام فتوحات تمہاری پانی ہی پر ہوئیں۔ جب تم شامپین پر فتح پاؤگے تو میں بھی شامپین ہی میں انہیں نوش کرونگا"

ایک لاکھ پچاس ہزار برس کی عمر کا آدمی

برلن دار الخلافہ جرمن (یونیورسٹی) کے جیولاجیکل انسٹی ٹیوٹ کے ڈاکٹر ہنس ریک نے جرمن ایسٹ افریقہ میں مقام اولڈووے میں انسان کا ایک ڈھانچہ پایا ہے۔ اس کی کھوپڑی کو وہ کتان کے کپڑے میں بڑی حفاظت سے برلن میں لایا اور ۱۲ ماہ مارچ کو وہاں اُس پر ایک لکچر دیا۔ اس ڈھانچہ کا باقی حصہ اور دیگر حیوانوں کی ہڈیاں وغیرہ اسی جگہ ہیں جہاں کہ وہ پائی گئی تھیں۔ ان حیوانی بقایا میں سے ایک تنے ایک سوسمار (گینڈے) کی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے کا ایک دانت ہی جو طول میں ۸ فیٹ ۵ انچ ہے۔ اور جب ان اشیاء کا مقابلہ ان محجرات کے ساتھ کیا جاتا ہے تو اس آدمی کی عمر کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔ فی الحال ڈاکٹر ریک صاحب کا خیال ہے کہ اس انسانی ڈھانچہ کی عمر قریباً ایک لاکھ پچاس ہزار برس کی ہے اور کہ یہ ڈھانچہ اس قدیم زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جبکہ افریقہ میں طغیانی اور سیلاب بحری آیا تھا۔ اور یہ وہی زمانہ ہے جبکہ شمالی یورپ میں برف ہی برف جمی ہوئی تھی۔

یہ ایک عجیب و غریب انسانی ڈھانچہ ہے۔ اور بڑی عجیب طور پر محفوظ رہا ہے۔ یہ ایک لمبا سا اور تنگ جبڑا کسی حبشی کا ہے اور سر کا پچھلا حصہ بڑا خوش قطع اور عمیق ہے۔ سینہ اور پسلیاں بندر کے سینہ اور پسلیوں جیسی ہیں۔ مگر کھوپڑی دراصل انسانی ہے۔ ایسی بہت سی علامتیں اور نشانات پائے جاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ گردن کے پٹھے نہایت ہی مضبوط تھے۔ اور کہ وہ آدمی بالکل سیدھا ہوکر نہیں چلا کرتا تھا۔ اس کے ۲۶ دانت بالکل مکمل ہیں۔ اور بڑی عمدگی سے محفوظ ہیں۔ ان دانتوں پر ایسے نشانات پائے جاتے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ گویا مجلا کئے گئے تھے۔ اس ڈھانچہ کے چشم خانے اور محراب بینی ایسے ہیں جیسے ابتدائی افریقی بشمین کے ہوتے ہیں۔

یہ آدمی چت پڑا ہوا پایا گیا تھا۔ اور اس کا سر دہنی طرف کو مڑا ہوا تھا۔ ہاتھ چہرہ کے سامنے کو مڑے ہوئے اور اس کی ٹانگیں ایسے طور پر تھیں گویا کہ بڑی عاجزی سے دبکا بیٹھا ہوا ہے۔ ڈاکٹر ریک صاحب کا یقین ہے کہ یہ حالت نشست کی وہ نہیں ہے جو دفن کی ہوتی ہے جس جگہ یہ آدمی ملا ہے وہاں کسی وقت ایک جھیل تھی۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ آدمی اس جھیل میں ڈوب گیا تھا۔ یہ سارا ڈھانچہ جسم کا تہ بہ تہ ریت اور چاک سے ڈھنپا ہوا تھا۔ اور یہ ریت اور چاک امتداد زمانہ کے سبب سے آتش فشانی لاوا کی طرح ہوگئے تھے

ڈاکٹر صاحب مذکور نے اپنے لکچر میں اس کے کھودے جانے کا ذکر یوں کیا ہے۔ کہ میں نے پانچ طبقے کھودے۔ سب سے نیچے کی تہ یا طبقے میں گینڈے کی ہڈیاں تھیں۔ دوسرے طبقے میں آدمی اور ہاتھی کی ہڈیاں اور دریائی گھوڑے کی کھوپڑی تھی۔ تیسرے طبقے میں ہرن کی ہڈیاں چوتھے میں گھوڑے کی کھوپڑیاں اور پانچویں اور اوپر کے طبقے میں ایسے خشک شدہ حیوانات پائے گئے جو جنوب مشرقی یورپ اور مغربی سائبیریا کے وسیع میدانوں میں پائے جاتے ہیں۔

حسِ سامعہ و حسِ عنکبوتی

ایک انگریزی اخبار ٹائمز کے ایک نامہ نگار نے ایک شخص کا ذکر کیا ہے کہ اس شخص کی بیوی کے پانچ معمولی حسوں کے سوا ایک چھٹی حس بھی موجود ہے۔ جس سے وہ محسوس کرتی ہے کہ کمرہ میں یا جہاں وہ عورت موجود ہو کڑی ہے یا نہیں اور یہ وہ عورت بغیر کڑی کو دیکھنے یا اس کی بابت

سننے کے معلوم کرلیتی ہے۔ مگر یہ نہیں بتا سکتی کہ وہ کس طرح مکڑی کی موجودگی دریافت کرلیتی ہے۔ جب اُس عورت کو معلوم ہوجاتا ہے کہ جس کمرہ میں وہ ہو اس میں مکڑی بھی موجود ہے تو وہ سخت بیمار ہوجاتی ہے یا کسی علالت طبع کے آثار معلوم ہونے لگ پڑتے ہیں۔ یا کمزور پڑجاتی ہے۔ مگر جب مکڑی پکڑی اور اس جگہ سے علیحدہ کردیجاتی ہے تو یہ تمام شکایات رفع ہوجاتی ہیں۔ اس کے متعلق کئی ایک واقعات بھی بتائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ وہ اور اُس کا خاوند ایک گھر میں تھے جس میں اُس اخبار کا نامہ نگار بھی موجود تھا۔ وہ نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ آدھی رات کے وقت میرا یہ نیا رفیق میرے پاس آیا اور کہا کہ میری بیوی کی طبیعت ذرا ناساز ہے۔ مہربانی سے ذرا اُس کی خبر لینا۔ اور اس نے یہ بھی کہا کہ وہ کہتی ہے کہ سونے کے کمرہ میں ایک مکڑی بھی ہے۔ مگر اس وقت کوئی مکڑی مجھے نہیں ملتی"۔ یہ سنتے ہی میں اُسکے ساتھ اُس کی بیوی کے پاس گیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پریشان پڑی ہوئی ہے۔ اُس کا رنگ زرد پڑگیا ہے۔ نبض بہت ہی مدھم ہے۔ اور زور زور سے جلدی جلدی سانس لے رہی ہے اور اُس نے کہا کہ میں تو خطرناک طور پر بیمار ہوں"۔ اور کہ وہ بڑے یقین سے کہہ رہی ہے کہ یہاں کمرہ میں کہیں نہ کہیں مکڑی ضرور ہے۔ اُس کے خاوند اور میں نے چراغ جلایا اور کمرہ کے کونے کونے تلاش کر مارے۔ مگر مکڑی کا پتہ بالکل نہ ملا۔ اور ہم ہنستے اور اُس کا تمسخر اڑاتے ہوئے تلاش کرنے سے باز آنے ہی کو تھے۔ کہ وہ فوراً چلا اٹھی کہ مکڑی تو آتش خانہ کی اوپر کی پٹڑی پر ہے۔ میں نے وہاں اس کو ڈھونڈھنا شروع کیا اور نہ پایا اور سمجھا کہ اس عورت کو غلطی لگی۔ مگر آخرکار حسب اتفاق سے میں نے وہ جھاڑ جو اٹھائی جو آتش دان کے گھیرے کے گرد لگی ہوئی تھی۔ تو اس کے نیچے سے ایک بڑا سا کالا مکڑ نکل آیا اور جھاڑ کے ساتھ ساتھ ہو کر کڑی کے ایک سوراخ میں جا گھسا اور غائب ہوگیا جس اور اس کا خاوند ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ اور آپس میں اشارہ کیا کہ اس کو اس واقعہ کی خبر مطلق نہ دیں۔ مگر فوراً ہی بستر پر سے اس عورت نے اطمینان سے ایک سانس لیا اور کہا "آخرکار تم نے پا ہی لیا ہے نا"۔ پس اس سے ظاہر ہوگیا کہ ایک چھٹا حس بھی انسان میں موجود ہے۔ اس کے بعد وہ عورت سوگئی اور بالکل تندرست ہوگئی۔

غالباً یہ قوت اس عورت کی ناک میں ہوگی۔ کیونکہ بعضوں کی قوت شامہ اس قدر لطیف اور بڑھی ہوئی ہوتی ہے کہ بو ہی سے خورد ننھے کی موجودگی معلوم ہو جاتی ہے چنانچہ اکثر جانوروں کی مثلاً شیر اور بلی کی قوت شامہ بہت تیز ہوتی ہے۔ کہ دور ہی سے اُس کو شکار کی بو آجاتی ہے۔ اور وہ اُس بو کے پیچھے جاتے ہیں اور شکار پکڑ لیتے ہیں۔ حالانکہ انسان کو اُس کی مطلق خبر نہیں ہوتی۔ ایسا ہی ایک قسم کے شکاری کتے بھی ہوتے ہیں جو بو پاکر شکار نکال لاتے ہیں۔ ممکن ہے بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض اشخاص کی قوت شامہ اس قسم کی تیز ہوتی ہے کہ وہ بہت کچھ اس کے ذریعہ سے معلوم کرلیتے ہیں۔

سائنس والوں کا یقین ہے کہ آفتاب کی طاقتیں جو خارج ہوتی رہتی ہیں۔ اس کے سبب سے سورج کے حجم میں سے ۳ ملین (۳۰ لاکھ) برسوں کے اندر اس قدر خارج ہوتا ہے جس قدر زمین کا حجم ہے اور کہ ایک ملین (۱۰ لاکھ سال میں) ایک برس کے اندر ۵ سیکنڈ کا اضافہ ہوجاتا ہے۔

مراسلات

موسیٰ اور اُس کے نقطہ چین

خداداد یادگاری کا جلال موسےٰ کی شخصیت کے ساتھ ایسے طور پر پیٹا ہوا ہے کہ وہ تمام جو اُس کی پیشینگوئیوں اور شخصیت کو ہاتھ لگاتے ہیں پھنس جاتے ہیں۔ ٹینیس اور جیمبرس کے نام سے کون واقف ہوتا اگر انہوں نے یہوواہ کے عزیز کا سامنا نہ کیا ہوتا اور نہ ہی کولنیزو کے نام کو کسی نے سنا ہوتا اگر وہ اس نبی پر حملہ کر کے ہمیشہ کا نام نہ حاصل کرلیتا۔ وہ جو موسیٰ کی پانچ کتابوں پر حملہ کرتے ہیں اور اُن کے الہامی ہونے کے معترض ہیں "جن کی عقل بگڑی ہوئی ہے۔ اور جو ایمان کے اعتبار سے نامعقول ہیں" خبردار رہیں کیونکہ وہ اس سے آگے بڑھنا نہیں چاہتے۔ اس لئے کہ اُن کی نادانی سب آدمیوں پر ظاہر ہوجائیگی جیسے اُن کی بھی (ٹینیس اور جیمبرس کی) کیونکہ خدا کے پیارے بندے کی باتوں کو چھونا ہولناک ہے۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ جو اُس کا ہمدرد حصہ دار ہے خود غصہ سے بدلہ لیگا۔ کیا ہمارے خداوند نے خود اُس کو دفن نہیں کیا؟ گویا کہ اُن لاکھوں کڑکڑانیوالوں اور ناقدروں میں کوئی بھی اس لائق نہ تھا کہ اس بزرگ کی موت کی رسومات میں حصہ لے اور خداوند گویا اُن سے کہتا ہے "اُس کا کفن دفن خفیہ طور پر ہوئے وہ صرف میں ہی موسےٰ کو جس طرح سے سمجھ سکتا ہوں پس میں بطور ریسٹ کے یہ کام کرونگا"۔ اور چونکہ یہوواہ نے اُسے دفن کیا۔ موت میں بھی وہ اُس کے "روبرو" تھا۔ اور پندرہ سو



سال کے بعد اس زمین میں ایک اونچے پہاڑ پر جب خلیفہ کی صورت بدل گئی۔ اور اُس کا بدن جلالی تھا۔ ایک دفعہ پھر اُس میں گفتگو کی اور یوحنا فقیہہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہمارے زندہ خداوند یسوع مسیح کے نام کے ساتھ صرف موسیٰ ہی کے نام کا ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ وے خدا کے بندے موسےٰ اور برّہ کا گیت گاتے ہیں۔" مکاشفات ۱۵: ۳۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اُس کے نقطہ چین اسباب کو معلوم کریں کہ وہ کتنا بڑا آدمی تھا اور ہے۔ اور خبردار رہیں۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس بزرگ شریعت دینے والے کے الہام پر (جس کی بابت ہمارے خداوند نے گواہی دی کہ موسےٰ نے میری بابت لکھا ہے) حملہ کرنے سے خود دائمی شرم اور نہ مٹنے والی بدنامی سے داغی ہو جائیں۔ کیونکہ اب تک بنی اسرائیل میں موسےٰ کی مانند کوئی نبی نہیں اٹھا جس سے خداوند آمنے سامنے آشنائی کرتا اُن سب نشانیوں اور عجائب و غرائب کی بابت جن کے کرنے کے لئے فرعون اور اس کے سب خادموں اور اس کی ساری سرزمین کے سامنے خداوند نے اسے مصر کی زمین میں بھیجا تھا۔ اور اس قوی ہاتھ اور بڑی ہیبت کے سب کاموں کی بابت جو موسےٰ نے بنی اسرائیل کے آگے کر دکھائے۔" استثنا ۳۴: ۱۱-۱۲۔

موسےٰ کی موت کا نظارہ۔ لیکن کوئی کم سمجھ شخص جس کے الفاظ کم گہرے نالے کے پانی کی طرح بکتے ہیں کہتا ہے کہ تم مجھ سمجھدار آدمی کو کیسے یقین دلا سکتے ہو کہ موسےٰ نے اپنے کفن دفن کا حال خود لکھا ہو؟ اچھا اس کا جواب میں آسانی سے دے سکتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ کلام میں اسباب کا دعوے کہاں کیا گیا ہے کہ اس نے ایسا کیا؟ ممکن ہے کہ استثنا کا آخری باب یشوع نے لکھا ہو۔ لیکن تاہم مجھے اس خیال سے ایک بے بیان خوبی معلوم ہوتی ہے کہ اس بہادر نے اپنی موت کے نظارہ کا بیان لفظ بلفظ خود لکھا ہو کیونکہ موت اس پر اچانک نہ آئی تھی۔ اس لئے کہ جس نے اس صفہ انے اسباب پر پہلے گفتگو کی تھی (گنتی ۲۷: ۱۲-۱۴۔ استثنا ۳: ۲۳-۲۹ و ۳۲: ۴۸-۵۲) اگر نبی یروشلم کے محاصرے اور اس کی بربادی کے مفصل حالات اُن کے واقعہ ہونے سے سولہ سو سال پہلے لکھ سکتا (مقابلہ دیکھو استثنا ۲۸: ۴۹-۵۷) تو کیا وہ اپنی موت کے حالات ۲۴ گھنٹے پہلے نہ لکھ سکتا تھا؟ لیکن تاہم صرف یہی ضروری بات نہیں ہے۔ کیا کوہ پسگہ پر دو شخاص موجود نہ تھے۔ جبکہ خداوند نے موسےٰ کو وہ ساری سرزمین دکھائی۔ اسے کہا کہ یہ وہ سرزمین ہے جس کی بابت میں نے ابرہام۔ اضحاق اور یعقوب سے قسم کھا کے کہا کہ میں اسے تیری نسل کو دونگا۔ میں نے تجھے یہ دیا کہ تو اپنی آنکھوں سے اسے دیکھے پر تو اس پار جا کے اس میں داخل نہ ہوگا۔" استثنا ۳۴: ۴ کس نے ان باتوں کو سنا۔ کس نے سنجیدہ۔ سادہ باعزت اور خوشی کی موت کے نظارے کو بیان کیا؟ قدرتاً اُس نے جو دونوں میں سے زندہ رہا یعنی خود خدا تعالیٰ نے۔ اس لئے کہ ہمارا ایمان ہے کہ موسےٰ نے ان پانچ کتابوں کو نہیں لکھا بلکہ خود خداوند نے۔ اور یوں دنیا کی پیدائش کی حقیقت اور راز دنیا کے تواریخی زمانے سے پہلے کے واقعات کا بیان اور نامعلوم آئندہ کی حقیقت اور راز دنیا کے تواریخی زمانے سے پہلے کے واقعات کا بیان اور نامعلوم آئندہ کی بابت پیشینگوئیاں ایسی باتیں ہیں جن کا تسلی بخش جواب ہم نہیں دے سکتے سوائے اس کے کہ خدا بولا۔ خدا نے منکشف کیا۔ موسےٰ نے سنا اور الٰہی پیغام کو لکھا۔ خواہ پہلے واقعات جو دنیا کی پیدائش سے تعلق رکھتے تھے اور خواہ اسرائیل کے تتر بتر ہونے کے متعلق آئندہ کی باتیں سب کی سب خدا کی طرف سے لفظ بلفظ تامہ اُس کی طرف سے تھیں۔

یہ ہے موسےٰ اور اُس کی کتابوں کا دعوے جو یہودی عالموں کا تسلیم کردہ ہے۔ اور اُن کے مذہب اور تاریخ سے ایسا وابستہ ہو کہ اس کا تسلیم کرنا اُن کے قوم ہونے کی گواہی کا ذریعہ تھا۔ اور ہر ایک ریوایول کا پوشیدہ چشمہ۔ اس دعوے کی تصدیق ہمارے مبارک خداوند نے بھی کی دیکھو لوقا ۲۰: ۳۷ و ۲۴: ۲۷ و ۴۴ یوحنا ۵: ۴۶-۴۷ و ۷: ۲۲ و ۲۳ و ۹: ۲۹ اس کے ملہم شاگردوں نے بھی (اعمال ۳: ۲۲ و ۷: ۱۱ وغیرہ) ایک نے اُن میں یہ بھی بیان کیا کہ نہ صرف اس کی رہنمائیاں تعلیم الفاظ اور کلام ہی خدا کے ہاتھوں میں تھے۔ بلکہ خیمہ کے نشان اور رسومات بھی روح القدس کے الہام سے تھیں عبرانیوں ۸: ۵-۹: ۸ و ۱۹ وغیرہ

الراقم مقتبل بیلی۔ لاہور۔

شکر گذاری

میری اہلیہ کے گذر جانے پر میرے دوست واحباب سے بہت سے ہمدردی کے خطوط آئے جن کو علیحدہ علیحدہ جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے میں اپنے سب غم میں شریک دوستوں کا مجموعی طور پر بذریعہ نور افشاں شکریہ ادا کرتا ہوں اور مشکور ہوں کہ انہوں نے اس موقعہ پر مجھ سے ہمدردی دکھائی ہے۔ اگرچہ ہم اُن کی مانند نہیں ہیں "جو نا اُمید ہیں اور غم کرتے ہیں"۔ بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ یسوع مر گیا اور جی اٹھا اور اسی طرح خدا اُن کو بھی جو مسیح میں سو گئے ہیں یسوع کے وسیلے سے جلائیگا" تاہم انسانی محبت کا تقاضا ہمیں غم میں مبتلا کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ موت کے نظارے حقیقت میں رنج و قلق پیدا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے خداوند بھی اس غم کو محسوس کئے بغیر نہ رہ سکے۔ جب یسوع نے آسے

(مریم کو) اور ان یہودیوں کو جو اس کے ساتھ آئے تھے روتے دیکھا تو دل میں نہایت رنجیدہ ہوا۔۔۔ ...یسوع کے آنسو بہنے لگے!

مجھے اتنی خوشی ہے کہ میری عزیزہ خداوند کے پاس جانے کے لئے تیار تھی اور اس حالت میں ہم مسیحیوں کا غم بُامّید خوشی میں مبدل ہو جاتا ہے

فقط آپ کا شکور۔

نتھانیل۔ بلی۔ لاہور۔

گداگروں کی بندش ہونی چاہئے

ہم خدا نہ گداگروں کے تو برخلاف نہیں۔ مگر جو لوگ صاحب جائیداد ہو کر دن بھر تو محنت مزدوری کرتے ہیں اور راتوں کو امیروں کے دروازے کھٹکھٹاتے ہیں۔ اُن کے سخت برخلاف ہیں۔ بہت سے لوگ فصلوں کی کاشت کے بعد بغیر علاقہ کو جا کر گداگری کرتے ہیں کہ جب تک فصلیں قابل داد ہونگی ہم کچھ جمع کرینگے یہ کیسی کمینہ چال ہے۔ بہت سے لوگ فقط فقیرانہ رنگ بنا کر کسی خانقاہ یا تکیہ یا سمادہ کے خادم بن کر زور سے لوگوں کو تنگ کر کے آٹا لکڑی گھی اڑاتے ہیں۔ اور اپنے مکان پر خوب موج میلے کرتے ہیں حالانکہ اُن دان خیرات کے حقدار تو لولے لنگڑے یتیم بیوہ اور بے کس لوگ ہوتے ہیں۔ نہ کہ ہٹے کٹے مشٹنڈے مراسی اور ڈوم سید اور شیخ بن کر لوگوں کو مجبور کر خیرات لیتے ہوں۔ یا کہ سادھو بنکر بھولی بھالی مستورات کو ماتھا ٹیکنے پر مجبور کریں۔ اور اُن سے جو ملے لیکر چلتے بنیں۔ اور ڈاکخانوں کے ذریعے سے اس ناجائز کمائی کے منی آرڈر کر کے گھروں کو بھیجتے رہیں۔ بھلا فقیروں اور سادھوؤں کو منی آرڈروں سے کیا کام ہونا چاہئے۔ گداگر اور فقیر کو صرف صبح شام روٹی ہی پر بس کرنی چاہئے۔ نہ کہ روپے اور اشرفیاں جمع کر کے بڑے بڑے عالیشان محل پختہ بنا دیں اور پھر بھی گداگر کہلاویں۔

میں نے خاص چھاؤنی سیالکوٹ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک مسلمان گداگر دن بھر منہ پر خاک ڈال کر دے میئوں خدا کے واسطے ایک پیسہ دے جا۔ کہہ کر پکارتا رہتا تھا اور شام کو ایک دو روپے جمع کر کے گھر کو چلتا بنتا تھا۔ اس نے اپنے دو تین مکانات پختہ اینٹوں کے بنائے ہوئے تھے جن کا کرایہ بھی لیتا تھا۔ اور اُس کا فقط ایک لڑکا تھا۔ کہ ایک سکول میں مڈل کلاسوں میں انگریزی پڑھتا تھا اور اُس نے اسی طرح منہ پر خاک ڈالکر ہیڈ ماسٹر صاحبان سے اُس کی فیس بھی معاف کروا رکھی تھی۔ ارے توبہ توبہ کیسی بے ایمانی کی کاسدائی ہو۔

کیا ایسے لوگ خیرات کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں تو پھر ان گداگروں کے لئے کوئی بندش کا قانون کیوں جاری نہیں کراتے۔ وائسرگل کونسل میں بارہا اس کے لئے سوالات ہو چکے ہیں۔ کہ گداگروں سے ملک کو بچایا جاوے اور فقط حقداروں پر نظر ڈالی جاوے۔

مگر ابھی تک بوجوہات یہ قانون پاس نہیں ہوا۔ بازاروں میں نان بزوں کی دوکانات پر اگر کوئی تھکا ماندہ مسافر روٹی کھانے کو آ بیٹھے تو اُس کو چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں جنہوں نے مانگ کر کھانے کو اپنا وطیرہ بنایا ہوا ہے۔ بار بار آ کر تنگ کرتے ہیں۔ بلکہ اُس کے ہاتھوں سے روٹی اور منہ کا لقمہ چھین لیتے ہیں کیا اسی کام کا نام گداگری ہے۔ کہ غیر حقدار اور تنومند لڑکے۔ لڑکیاں محنت اور کام سے منہ موڑ کر اس طرح کی کمینہ گداگری پر اُتر آویں۔ جس کے لئے سب سے اوّل لوگوں کو ان کی اس طرز کا انسداد کرنا چاہئے اور بعد میں سرکار سے ان کے لئے قانون جاری کرایا جاوے کہ فلاں فلاں ہٹے کٹے اور صاحب زر لوگ گداگری نہ کر سکیں۔

اس سال بہار میں گداگران ہندوستانی کے لئے جس طرح سرکاری بندش ہو چکی ہے۔ اگر یہی چال ہر صوبہ میں بھی ہو جاوے تو یہ ہندوستان والے گداگر لوگوں کو آرام تو کرنے دیویں۔ آجکل کے گداگر کہتے ہیں۔ کہ مزدوری سے تو باوجود ہزار دقتوں کے مر کر ۳ یا ۴ روپے پیدا کر سکتے ہیں۔ مگر اس طرح آزادانہ کھلی گشت و گردی سے ہر روز ایک روپیہ یا دو روپیہ کما سکتے ہیں۔ افسوس اس عقل پر۔

ہمارے ملک میں گداگروں کے لئے خاص ایک ایکٹ انسدادی بننا چاہئے تاکہ امیر اور صاحب حیثیت لوگ کھانا کھاتے وقت ایسے نکھٹوؤں کے ہاتھوں سے بچے رہیں۔ اور یہی لوگ آئندہ سے بھوکوں مرنے سے گداگری کو پسند نہ کریں۔

راقم۔ میر کریم الامین برق
از مجیٹھا۔ ضلع امرتسر

ہندوستان کے مسیحیوں کو خوشی اور مبارکبادی

نارووال مشن سکول کے دو لڑکے عنایت مسیح اور محمد حسین اینگلو ورنیکولر پانچویں جماعت کا وظیفہ برنگ ہائی سکول بٹالہ سے ابھی ماہ مارچ ۱۹۱۴ء میں حاصل کر چکے ہیں۔

اور اسی ماہ مارچ میں نارووال مشن مڈل





سکول کی کرکٹ ٹیم کے لڑکے پھر دوبارہ دیگر سال میں
ڈسٹرکٹ بلیٹ شیٹی بھی سیالکوٹ سے جیت لائے ہیں
سکول ترقی پر ہے۔ اور اب مڈل سے ہائی سکول ہونے
کا ارادہ اور تجاویز ہو رہی ہیں۔ اگر خداوند یسوع مسیح
کی مرضی ہے تو کچھ عرصے کے بعد وہ لڑکے جو مڈل پاس
کرکے دیگر مدرسوں میں واسطے ہائی کلاسز کے دور جگہ
جاتے ہیں اسی جگہ مشن سکول میں نویں اور دسویں جماعت
میں پڑھا کرینگے جس سے اُن کی یہ تکالیف دور ہو جائینگی
دیگر جناب مسٹر ایم۔ ایچ شاہ ٹرینڈ ہیڈ ماسٹر
ایس۔ اے۔ وی والنٹیر نہایت ہی ملنسار اور ہر دلعزیز
خوش خلق و نیک سیرت ہیں۔ جو ہر طرح سے بدل و جاں
یہ کوشش کر رہے ہیں کہ لڑکوں کی یہ تکالیف جلد دور
ہو جائیں۔ اور سکول میں خاصی ترقی ہو۔

نظم

جو بر موقعہ جلسہ پڑھی گئی پیشکیں ہے۔

لازم فخر ہے سب کہیں کہ ہو خوشی شاہ صاحب کی
عالم انگلش والنٹیر لاثانی و مہتاب کی۔
مسٹر ایم ایچ شاہ ہیڈ ماسٹر جو ایس ۔اے۔ وی کے نام سے
آگئے ہیں مشن میں ہو گریجویٹ نارووال کے
آپ کی خوش خلق عادت ملنساری پر مشہور
نیک سیرت ہر دلعزیزی کہہ رہے ہیں سب حضور
سن ۱۳ ۱۹ اپریل میں آنا ہوا تھا آپ کا
ایسے لائق فائق کا حق تھا سینیری چھاپ کا
تشبیہ میں کس سے دوں نہیں کیسے پیارے
اشرف شاعر کی عقل میں اس جو مصرعہ ہارے
عہدہ داری آپ کی ہیں تیرہ خدمتگار ہیں
جو نذامل آول ہیں سب بچے اے دی جو پاس آیا
لالہ جونذامل جو ہیں اسیکنڈ ماسٹر حال کے
کر رہے ہیں نائب داری یہ اٹھارہ سال سے

ہے اُنس اُن کو شروع سے مشن کے مدرسونکی
تعلیم ملی بھی تھی مشن میں ہی تو نکی
گو کہ ملکی طور یہ مذہب ہے ہندو آپ کا۔
پر عیسائیوں میں ہے چرچا آپ کے ملاپ کا
محبت کے ساتھ کہتے ہیں سن لو اے اشرف تم
کرنے پڑے ہیں کرو اب دور ذرہ صرف تم

ہو مبارک مسٹر شاہ کو منشی نیاز الدین ہیں۔
یہ دو عالم فارسی محمدی جمیل الدین ہیں۔
قوم میں شیخ ہیں ہیں دونوں قاضی دیوطن بھی
سمجھے جاتے ہیں دونوں عالم نورتن بھی۔
صاحب نیاز الدین جو قاضی کہے جاتے ہیں اب
بیس اور ست سال گذرے مستقل جاتے ہیں کب
قاضی جمیل الدین کی تعریف لکھتا ہوں گر
تالی بجا کر سننا ہوگا کہو کمترے سب اگر
پورے باراں سال سے خادم ہیں ہر سکول کے
فارسی استاد کرکٹ مینیجر بھی سکول کے۔
اشرف بھی خادم بنا ہے ہمصفیری مشیہ ہیں
یا غنی دراز عمر کر دونوں کی ابرق رخیہ ہیں

اسال چھیواں جا رہا ہے لابھ سنگھ سردار کو
ظاہری صورت ہر سادہ تعلیم دیتے چار ہیں

انسپکٹر ڈرل کے اور ڈرائنگ ماسٹر ادھر ہیں
قاضی محمد فیض جو کرتے سبھوں پر غور ہیں

سید علی احمد شاہ چھیویں سال چھیواں آپکا
کر دکھایا نام روشن خوب اپنے باپ کا۔

سال گذرے پانچ ہیں پنڈت جو ہیں اس جگہ
ہیں فارسی استاد و بورڈنگ ماسٹر بھی اس جگہ

پنڈت منشو رام بھی استاد ہیں ہم سب کی طرح
آٹھویں استاد ہیں اور ہوں غلام کی طرح

سپرنٹنڈنٹ اعلیٰ ہم میں ہیں مستفین مہربان
عہدہ پیغمبری کا مل گیا ہے ان کو کام۔
بائیبل پڑھانا بہت مشکل آساں نہیں یہ معاملہ
ان پیاروں کو سکھا کر تو روح سے حاملہ
نادال عہدہ لکھ دیا ہے ان کا عاجز اشرف نے
یا مسیحا صاف کر دل ان کا زیادہ بڑھنے

غلام نبی عبد الرحیم ان کو بھی کرتے ہیں شمار
اشرف خادم تیرواں جس نے کہے ہیں یہ اشعار

نارووال مشن سکول
کی کرکٹ ٹیم کے لڑکے جو دوبارہ بلیٹ جیت لائے ہیں

نور محمد کپتین سرتاج کرکٹ ٹیم کا
مشن مڈل سکول نارووال اعلیٰ ٹیم کا
معتی منشی دونوں پورے جلی سیموئیل کیچ
یوسف یالا نذیر حسین اور سمند اٹھا شاہ پچ
دیوان سادھو سنگھ گیارہ مشن سکول نارووال کے
ہیں دوبارہ جیت لائے سکول سب پائمال کے
نو لازم ساتھ تاکہ صفت ہو سکتی نہیں
توڑ دی منشی نے بلیز اب جوڑ سکتی نہیں
نور محمد جیت لایا اب دوبارہ سال میں
مرحبا تالی بھی مارو آج سب فی الحال میں
واہ واہ مشن سکول کے لڑکے لائے ہیں بلیٹ جیت

٭ حاسدین گرمی۔

شور و غل کر دو اچھلنا ماتالی گانے گیت
ہار تحفہ مسٹر شاہ کی صفت جیسو صرف سے
ساٹھ مصرعوں کی نظم یہ بزبانی خرف نے

ہے خوشی آول مدرس کو ہے طالب یادکھینا
ہیں خوشی میں نظر آتے آج ہم سب دیکھینا
ہجوم اتنا کس لئے اور کیوں بلایا آپ نے
اپریل میں رخصت خوشی ہو سبھوں نے دیکھینا
گیارہ اں رو کے ٹیم کے جو جیت کر آئے تھے کل
انعام ملتا ہم سبھوں نے ابھی جا دیکھینا
اشرف نے دیکھی ہے آتی بابت دیگر سال میں
انشاءاللہ سال اگلے پھر اسی جا دیکھینا۔

الراقم
مشن مڈل سکول ناروال کے اُستادوں میں سے ایک مارٹن پوری۔

کوریا میں مسیحیت

گزشتہ سے پیوستہ۔

میں اس بیوہ عورت کی ایک اور بات کا ذکر کیا چاہتا ہوں۔ اس بیوہ کا ایک لڑکا شہر سیول میں تعلیم پاتا تھا۔ اور میری زیر نگرانی تھا۔ ایک دفعہ مجھ کو اُس کے گاؤں میں جو کہ دارالسلطنت سے دو سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ جانیکا اتفاق ہُوا۔ میں نے اُس سے کہا کہ تمہارا بیٹا اپنے پڑھنے لکھنے میں پورا دل نہیں لگاتا۔ اور نہ کہ وہ ایسا سرگرم مسیحی ہے۔ اور عبادتوں میں حاضر ہونے والا ہے جیسا کہ وہ پہلے تھا۔ میرا یہ خیال تھا کہ جب میں اس سے یہ کہوں گا تو وہ گھبرا جاویگا اور فکرمند ہو کر مجھ سے پوچھیگی کہ اس کا کیا بندوبست کرنا چاہئے لیکن جب اُس نے مجھ سے کچھ بھی نہ کہا تو میں بڑا حیران ہوا بعد ازاں مجھ کو اس ظاہرا لاپرواہی کا سبب معلوم ہوا کہ وہ اپنے آسمانی باپ سے مشورہ کرنے کے عادی تھے۔ اور اس معاملہ میں بھی اُس نے یہی ٹھانا کہ میں اُن کی مرضی پوچھوں گی اُس نے انجیل مقدس میں یہ پڑھا تھا کہ خداوند مسیح رات کے وقت پہاڑ پر جا کر ساری رات دعا میں بسر کیا کرتا تھا سو اس نے یہ فیصلہ کیا کہ میں بھی پہاڑ پر جاؤں گی اور اپنے پہلوٹھے بیٹے کی نجات کے لئے ساری رات دعا میں گذاروں گی لیکن جونہیں اس نے یہ فیصلہ کیا اُس رات کے وقت پہاڑ پر جانے سے ڈر معلوم ہوا کیونکہ کوریا کی عورتیں بہت ڈرپوک ہیں اور اگر رات کے وقت پہاڑ کے پہلو میں اُن کے پاس سے ایک خرگوش نکل دوڑ جاوے تو وہ چونک کر ڈرنے لگ جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ پہاڑوں پر جنگلی ہرن۔ سؤر اور شیر۔ اور چیتے بھی ہوتے ہیں۔ اُس نے پہلے یہ خیال کیا کہ میں اپنے بیٹے کی جورو کے ساتھ جاؤں۔ پھر اُس نے سوچا اور اپنے دل میں کہا کہ یہ بڑی عجیب بات ہے۔ کہ میں اپنے قادرِ مطلق باپ پر بھروسا رکھنے میں ہچکچاتی ہوں اور اپنے کمزور بیٹے کو اپنی حفاظت کے لئے ساتھ لیجانا چاہتی ہوں۔ آخر کار وہ اپنے بیٹے کی نجات کے لئے ساتھ لیجانا چاہتی ہوں۔ آخر کار وہ اپنے بیٹے کی نجات کے لئے بڑی فکرمند ہو گئی اور ان فکروں میں اُس کے سب خوف کے سامان دور ہو گئے۔ وہ اکیلی اپنے بیٹے کے واسطے دعا کرنے کے لئے گئی۔ دوسرے صبح ہی وہ پہاڑ پر سے خوشی کے گیت گاتی ہوئی واپس آئی۔ اور میرے نام پر ایک خط سیول شہر میں بھیجا۔ جس میں یہ لکھا تھا۔ پیارے پاسبان صاحب میں کل رات پہاڑ پر پہلے آسمانی باپ سے اپنے بیٹے کے لئے دعا کر رہی تھی۔ باپ نے میری دعا کو سن لیا اور میں جانتی ہوں کہ اب میرا بیٹا بالکل ٹھیک ہے یہ بات بالکل درست ہے کہ خط آنے سے پہلے ہی اُس کا بیٹا بالکل درست ہو گیا تھا۔ اور اب کلیسیا میں ایک نہایت سرگرم مسیحی ہے۔

جب ہم ایمان کی مضبوطی کے ثبوت میں یہ سب باتیں دیکھتے ہیں تو صاف معلوم کرتے ہیں کہ کوریا کے لوگوں کا اعتقاد ہے۔ نہایت زیادہ بدھ کے روز کی عبادت میں جو ہر ہفتہ پیانگ یانگ شہر میں رات کے وقت ہوتی ہے میرے خیال میں وہ پریسبیٹرین مشن کی دنیا بھر سب شہادتوں کی بہ نسبت بڑی ہوتی ہے۔ اس کے شرکاء کی اوسط تعداد ایک ہزار ہے۔ بعض موقعوں پر جب رات اچھی ہوتی ہے تو اتنے زیادہ لوگ آتے ہیں کہ گرجا گھر میں اُن کی سمائی نہیں ہوتی اور باقی ماندہ لوگوں کے لئے آس پاس کی جھونپڑیوں میں عبادت کرنے کا بندوبست کیا جاتا ہے۔ اس عبادت میں وعظ و نصیحت نہیں ہوتی ہر ایک دعائی جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں سب ملکر اپنے دلوں کو خدا کے سامنے کھولتے ہیں۔

کوریا میں بعض کلیسیائیں ایسی ہیں جو اپنی مس طرف دعا کرتی ہیں وہاں بہت سی کلیسیائیں ایسی ہیں اور اُن میں سے ایک کو میں خاص طور سے جانتا ہوں جس نے جب سے قائم کیگئی ہے ایک روز بھی ایسا نہیں چھوڑا جس میں کوئی دعائیہ جلسہ نہ کی ہو۔ اس حالت میں یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ کہ اُس گاؤں کے رہنے والے



سب مسیحی ہی ہوں۔ وہ لوگ اور کلیسیائیں چودہ ہزار روحوں کی نجات کے لئے محنت کرتے اور دعا میں مگن رہتے ہیں۔ اُن کے صفات مذکورہ بالا ہیں کاش کہ تمام دنیا اُن کے ساتھ دعا میں شریک ہوتا کہ یہ بڑا کام خواہش سے بھی زیادہ کیا جاوے۔

تیسرا باب

پینگ ینگ کے خطرناک ایام۔

ڈاکٹر سامیول اے معافت صاحب سے گفتگو۔

مسیح کی صلیب کو شہر پینگ ینگ میں ایسی فتح نصیب ہوئی ہے جیسے کہ کسی اور مشرقی شہر میں نہیں ہوئی ہے۔ اور دیکھنے والے پر مسیح کی قدرت کا عجیب اثر پڑتا ہے۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ میں دیسی گرجا گھر کے منبر پر بیٹھا تھا۔ اور قریب دو ہزار لوگوں کو جو اس عمارت میں سٹ سٹ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ دیکھا اور اُن کے چہروں کی طرف جو آسمان کی طرف اُٹھے ہوئے تھے نگاہ کی تو میں نے پہلی مرتبہ کوریا مشن کے معجزے کو دیکھا۔ وہ بلند آوازی جس سے وہ خُدا کی حمد کے گیت مسیح ملکوں میں سننے میں نہیں آتی۔ وہ نہایت غور اور تعظیم کے ساتھ انجیل کی کہانیاں سن رہے تھے۔

پیانگ پینگ میں کام کی ترقی کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ وہ بڑی روحانی تازگی جو ۱۹۰۳ء سے ۱۹۰۹ء تک وقوع میں آئی اسی شہر میں تھی ۱۸ برس کا عرصہ ہوا جب پہلے مشنری اس شہر میں داخل ہوئے۔ اور اب ۴۰۰۰۰ باشندوں میں سے ۸۰۰۰ مسیحی ہیں۔ وہ مشنری صاحب جو پینگ ینگ میں رہنما ہوئے۔ ان کا نام ڈاکٹر سیموئیل اے مافٹ ہے۔ پنگ ینگ میں جانے کے بعد وہ شمالی کوریا میں خدا کا کلام پھیلاتے رہے۔ اور تعلیمی اور بشارتی دونوں کام کرتے رہے ہیں۔ نیز مشن میں کارندوں کو پورے طور سے وہی طیار کرتے رہے ہیں۔ کوریا میں مشن کے کام کی ترقی کا یہ ایک خاص سبب ہے ڈاکٹر مافٹ صاحب کے خاص مددگار اُن کی میم صاحبہ ہیں جو سال میں کئی مہینوں تک اندھوں کا اسکول چلاتی ہیں اور عورتوں میں متواتر تعلیمی اور بشارتی کام کرتی رہتی ہیں۔ ایک دن جبکہ میں ڈاکٹر مافٹ صاحب کے گھر مہمان خانے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اُنہوں نے مجھ کو شہر پینگ ینگ کا ایک پرانا قصہ سُنایا جس سے میں نے بہت تقویت پائی۔ سب سے پہلے اُنہوں نے اُن تکالیف کا جو کہ اُن کو شروع میں اُٹھانی پڑیں ذکر کیا۔ پینگ ینگ کوریا میں سب سے زیادہ بدچلن شہر خیال کیا جاتا تھا۔ اور چونکہ شہنشاہ کیچا نے اس کو مسیح سے ۱۱۲۲ برس پیشتر بسایا تھا۔ اس واسطے یہ کوریا کا پرانا دارالسلطنت تھا۔ پرانا محل کی جگہ کا نشان اب تک دکھائی دیتا ہے۔ بہت عرصہ نہیں گزرا کہ جب بازار مستطیل شکل کا تھا کیونکہ تین ہزار برس وہ پہلے اسی طرح بنائے گئے تھے۔

ابتدا میں جب کام اُن کے درمیان شروع کیا گیا تو وہ غیر ممالک کے لوگوں کو شک اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ۱۸۹۰ء و ۱۸۹۱ء میں جب میں بازار سے گزرتا تھا تو لوگ عام طور پر دھیمی آواز سے کہا کرتے تھے کہ یہ بڑا پاجی ہے بھلا ہمارے ملک میں یہ کیوں آگیا ہے آؤ اس کو مار ڈالیں۔ میں نے دو مرتبہ اس شہر میں جا کر دو ایسے واقعات دیکھے جن سے میرے دل میں یہ یقین ہو گیا کہ اس شہر کے لوگ نہایت ہی خراب تھے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بڈھا شخص رات کے وقت مر گیا۔ اور چند ایک لڑکے صبح کے وقت اُس کی لاش کو بڑے بازار میں سے گھسیٹ کر لیجا رہے تھے۔ اور دوسرے لوگ اس ماجرے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ جب میں دوسری مرتبہ گیا تو ایک شخص جس کو کسی نے مار ڈالا تھا اُس کے رشتہ دار لوگ نے قید خانے میں سے خونی کی لاش کو طلب کیا اور وہ اُس کے حسب خواہش اُس کے سپرد کر دیا گیا وہ اُس کو ایک ٹیلے پر جو شہر کے مرکز کے قریب تھا لے گئے۔ اور چھریوں سے اس کی بوٹی بوٹی کاٹ ڈالی۔ یہ غیر معمولی باتیں تو ہوئیں لیکن اُن سے وہاں کے لوگوں کی حالت صاف معلوم ہوتی ہے

کوریا پہونچنے پر ہمارا پہلا صدر مقام سیول میں تھا۔ جہاں سے ہم پینگ ینگ میں اکثر جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ پادری گرہملی صاحب میرے ساتھ گئے۔ یہ صاحب ہمارے مشن کے شریک ہو چکے تھے۔ اور اس کے بعد وہاں مشن کا اسٹیشن کھولنے میں مددگار رہے پینگ ینگ میں ہمارا سب سے پہلا کام انجیل کی بشارت کا تھا کبھی کبھی لوگ ہم پر پتھر پھینکا کرتے تھے۔ لیکن کبھی زخم شدید نہیں پہونچا۔ ۱۸۹۳ء کے موسم خزاں میں میں پینگ ینگ میں رہنے لگا۔ تین مہینہ تک ہر روز سات کو میں منادی کرتا اور لوگوں کو تعلیم دیتا رہا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۸ ویں جنوری ۱۸۹۴ء میں میں نے سات آدمیوں کو بپتسمہ دیا۔

باقی داشتہ

شعر و سخن

سیرت اور صورت

نمائیں جو کہ چہرہ خوشنما اب
دکھائیں جو کہ بشرہ پُر وفا اب۔

صفائی بات سے ظاہر کریں وہ
نہ سمجھو اُن کو سیرت میں صفا اب

بنے ہیں گریہ مسکیں کے بھائی
کریں پر کام سارے گرگ سا اب

نہ جانا بھول اُن کی عاجزی پر
بنے باطن کے ہیں یہ پُر جفا اب

کریں جو غرق بیڑا دوستوں کا
بنے ہیں قوم کے وہ ناخدا اب

کبوتر کے نشیمن بوم بیٹھے۔
چھپا دنیا سے کیوں بال ہما اب

نہ دھوکے میں جہاں کے تم نے آنا۔
خطا کاری کا جادو ہے چلا اب۔

لگے کافر بنانے شکل مومن
نہیں کرتوت ان کا کچھ چھپا اب

خدارا کچھ سنبھل کے تم نے رکھنا
دیا ہے حال سب ظاہر بتا اب

نہیں چہرہ و سیرت کا تطابق
ہوئے ہم برقؔ اس سے آشنا اب

راقم
حکیم میر کریم الدین۔ برقؔ

غزل

قید عصیاں سے مسیحا نے چھڑایا ہم کو
اور خدا باپ سے بیٹے نے ملایا ہم کو

رازِ ہستی کا مسیحا نے بتایا ہم کو
پرتوِ نورِ الٰہی بھی دکھایا ہم کو

رنگ ہر شے میں ملا تیرا مسیحا ہم کو
جس طرف آنکھ اٹھی تو ہی نظر آیا ہم کو

کوئی بتلائے اُسے کس کے سبب جانا
یہ تو سب کہتے ہیں خالق نے بنایا ہم کو

عیسیٰ عیسیٰ ہی درِ گور سے آتی تھی صدا
جلوۂ نور کچھ ایسا ہی دکھایا ہم کو۔

داورِ حشر ہے عیسیٰ ہی یہ سن لیں عاصی
جرم عصیاں سے اسی نے تو چھڑایا ہم کو

راقم ثمرؔ جیپوری۔

ضرورت

جولائی پہلی تک اینگلو ورنیکلر مڈل سکول لاکھاؤتی ضلع بلند شہر کے واسطے ایک ایف اے پاس کی جو کہ حساب خوب جانتا ہو ضرورت ہے۔ تنخواہ ۴۵ روپیہ۔

المشتہر

سیکرٹری سی۔ ایم۔ ایس
۷ کیننگ روڈ
الہ آباد۔

ضرورت

جولائی پہلی تک اینگلو ورنیکلر مڈل سکول لاکھاؤتی ضلع بلند شہر کے واسطے ایک انٹرنس پاس مسیحی تجربہ کار فرسٹ اسسٹنٹ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ مجوزہ تنخواہ ۲۵ سے ۴۰ روپیہ تک حسب لیاقت۔ درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

المشتہر

سیکرٹری سی۔ ایم۔ ایس
۷ کیننگ روڈ الہ آباد

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول ۔ مِن تصنیف ایڈورڈ لے آئمنٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰۔ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ۔ عوام کے پڑھنے کیلیے پُرتاثیر بچّونکو تعلیم دینے میں بڑا مُفید آلہ۔ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر ۔

انجیل برنباس مِن تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۱۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ٹکنسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ر ۔

مسیح کی تعلیم مِن تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو۔ رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر ۸ر ۱۰ اور ۱۲ر۔ یہہ کتاب نہایت ضروری ہو ہرایک مسیحی کو چاہیئے کہ اِسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے۔

خاندانی فرائض ۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۶ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اِس کتاب کی ہدایت کے مطابق بنادیں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجائینگی۔

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے۔ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے۔

جغرافیہ بائیبل یہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے۔ یہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے۔ یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمینریوں اور بائیبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہیئے۔ ہرایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہیئے قیمت فی جلد۔ فارسی اُردو ۶ر ۔

دائی گری ۔ مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔

رومن اُردو ۸ر ۔ فارسی اُردو ۸ر ۔

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بُک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہرایک گھر میں اِسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اِسلیے ہرایک خاندان میں اِسکی ایک جلد ہونی چاہیئے۔

ہدایت تیمارداران یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد پہنچاوے۔ لہٰذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلیے سندی کتاب ہے۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸ر۔ یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے۔

صحت جسمی یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہیلتھ ہے۔ سعید غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس رائے بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڈھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظرثانی کیگئی۔ ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے لکھی۔

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ۔ (۲) کیوں ہم ہوائی نہیں۔ (۳) ہم ہوائی کیونکر بن سکتے ہیں۔ (۴) سانس لینے میں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے۔ (۵) ہوا کسطرح صاف ہوتی ہے۔ (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے۔ (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کسطرح استعمال کریں۔ (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ۔ (۹) صاف پانی کسطرح ملسکتا ہے۔ (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے۔ (۱۱) صاف خون۔ (۱۲) خوراک کی بناوٹ۔ (۱۳) قسم قسم کے کھانے۔ (۱۴) تیلی خوراکیں۔ (۱۵) ہدایات خوراک پر۔ (۱۶) چمڑا۔ (۱۷) نہانا۔ (۱۸) کپڑے پہننا۔ (۱۹) پٹھے اور ورزش۔ (۲۰) دماغی اور کانی ورزش۔ (۲۱) گھر اور آحاطے۔ (۲۲) تازہ ہوا کی آمد و رفت۔ (۲۳) صفائی۔ (۲۴) علیحدہ گھر۔ (۲۵) گاؤں اور قصبے۔ (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں۔ (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں۔ (۲۹) فیصلہ نصیحت۔ قیمت ۴ر ۔

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک - .. ؏
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک - .. ؏ ۸/
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد - .. ؏ ۸/
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک .. .. ؏ ۵/

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	عہ	ملے
چوتھائی کالم	عہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	عہ
پورا کالم	للعہ	عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	نام

ہر ایک دفعہ کے لیے فی سطر ۲/ - ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ: - نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری - (۱) نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں - (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے - (۳) خط وکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا - (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا - (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے - چاہیئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں - (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے - مضمون صفحہ و ... ہونا ضروری ہے +

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وعمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصے سے جاری ہے - امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں +

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالبعلم .. عہ ماہوار
" اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
" اگر ایک خاندان سے تین ہوں للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ حرفت سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا کروکونول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں +

قیمت جن رکشا لعہ سے ... تک

قیمت کروکونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں +

المشتہر پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے - اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹوریل مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں + چندہ سالانہ موجب تنخواہ خریداران کے ۱۲/ سے لیکر دو روپیہ تک ہے - نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں - ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیہ سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے - اگرچہ ممبران نے صرف ۲۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے - ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے - اور نئے پراسپکٹس اردو و انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲/ چارج کیا جاتا ہے - درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی - نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے - باغِ دل کے پچھلے فبروری نمبر دیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام داکلی بورڈ چھپا +